مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، حافظ محمد یار کا بیٹا، گوہر علی بن محمد یار فوت ہوا، اس حال میں کہ اس کا والد محمد یار حیات تھا اور یہ ایک ہی بیٹا تھا، محمد یار کے پاس چار مربع سے زیادہ رقبہ تھا، اب چونکہ گوہر علی کا والد حیات تھا، تو گوہر علی کی اولاد کو وراثت میں سے پورا حصہ نہ ملا، کچھ حصہ گوہر علی کی بہنوں کو ملا اور کچھ حصہ گوہر علی کی اولاد کو ملا، گوہر علی کی بہنوں نے اپنا حصہ فروخت کیا اور اس رقبہ کو خریدنے والا جابر قسم کا انسان تھا، اس نے اچھی اور قابل ساری زمین اپنے قبضے میں کر لی اور گوہر علی کی اولاد کو ایک کونے میں زمین دی، جہاں کوئی رستہ بھی نہ تھا، نہ ہی اس رقبہ کے لیے دوسری سہولیات ہیں، فقط ایک عارضی رستہ ہے، جس شخص کی زمین سے آج یہ راستہ ہے، وہ جب چاہے راستے کو بند کر سکتا ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا کوئی شخص زبردستی اس طرح تقسیم کر سکتا ہے یا نہیں ؟ اگر تقسیم کر سکتا ہے، تو کس طرح تقسیم کرے گا، شریعت کی رو سے جواب عنایت فرمائیں۔

وضاحت: مشترکہ ترکہ کو الگ الگ تقسیم کیے بغیر ایک بہن نے رقبہ بیچ دیا۔

الجامعۃ الاشرفیہ دار الافتاء شارع فیروزپور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ مشترکہ ترکہ کی زمین میں سے اگر کوئی ایک وارث اپنا حصہ ورثاء کے علاوہ کسی شخص کو بیچنا چاہے تو وہ بیچ سکتا ہے، مگر مشترکہ زمین کی تقسیم تمام شرکاء کی باہمی رضامندی سے ہوگی۔ لہذا صورت مسئولہ میں ایک وارث سے اس کا حصہ خریدنے والے مشتری کا باقی شرکاء کی مشاورت اور رضامندی کے بغیر اپنی مرضی سے سوال میں مذکور فرنٹ کی جگہ پر قبضہ کرنا شرعاً درست نہیں۔ لہذا مشترکہ زمین کی تقسیم تمام شرکاء کی باہمی رضامندی سے کی جائے۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۵/ جمادی الاول/ ۱۴۴۴ھ

30/ نومبر/ 2022ء

صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

عبید اللہ

دار الافتاء الجامعۃ الاشرفیہ
رقم الافتاء: 15/148
التاریخ: 30/11/2022